سنجیدگی اور لاابالی پن کی نفسیات پیدا نہ ہو سکے۔

اسی نوعیت کی حساسیت ہمیں ظہار کے قانون میں بھی دکھائی دیتی ہے۔ قبل از اسلام کی عرب معاشرت میں اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہہ دیتا کہ تم مجھ پر میری ماں کی طرح حرام ہو تو اسے حتمی اور ابدی حرمت کا مستوجب سمجھا جاتا تھا۔ اسلامی شریعت میں ابتداءً اسی قانون کو برقرار رکھا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رشتہ نکاح میں اس طرح کے غیر ذمہ دارانہ رویے کو شریعت بھی سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس تشبیہ کے بعد مرد اور عورت، میاں بیوی کے طور پر اکٹھے نہ رہیں۔ تاہم ایک خاص واقعہ رونما ہونے پر اللہ تعالیٰ نے اس قانون میں آسانی پیدا کرتے ہوئے ترمیم کر دی اور سورۃ المجادلہ میں فرمایا کہ بیوی کو ماں سے تشبیہ دینے کے بعد، دونوں کے بطور میاں بیوی رہنے کی گنجائش تو ہے، لیکن اس کے لیے شوہر کو، بالترتیب، ایک غلام آزاد کرنے یا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی صورت میں اپنی غلطی کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ غور کیا جائے تو تیسری طلاق کے بعد رجوع کی گنجائش باقی نہ رکھنے کے قانون میں بھی اسی نوعیت کی حکمت دکھائی دیتی ہے۔

اس بحث سے ان فقہاء کے نقطہ نظر کا وزن بھی واضح ہوتا ہے جو تیسری طلاق کے بعد رجوع کے عدم امکان کی پابندی کو اس صورت سے متعلق قرار دیتے ہیں جب شوہر نے الگ الگ موقعوں پر صورت حال کا بغور جائزہ لے کر بیوی کو طلاق دینے کا فیصلہ کیا ہو۔ اگر اس طرح کے دو فیصلوں کے بعد تیسری مرتبہ طلاق دی گئی ہو تو شریعت کی عائد کردہ زیر بحث پابندی کی حکمت پوری طرح برقرار رہتی ہے۔ اس کے برخلاف اگر کسی شخص نے وقتی جذبات کے زیر اثر نادانی میں بیک وقت تینوں طلاقیں دے دی ہوں تو قانون کی حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے لیے رجوع کی گنجائش باقی رکھی جائے اور بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کے عدد کو بنیاد بنانے کے بجائے اس نکتے کو زیادہ اہمیت دی جائے کہ اس نے طلاق کا حق بہرحال ایک ہی موقع پر استعمال کیا ہے۔ علامہ ابن رشد المالکیؒ اس نکتے کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''یوں لگتا ہے کہ جمہور فقہاء نے سد ذریعہ کے طور پر (یعنی تاکہ لوگ طلاق کے معاملے میں جری نہ ہو جائیں)، تین طلاقوں کے معاملے میں سختی کا طریقہ اختیار کیا (اور بیک وقت تین طلاقوں کو نافذ قرار دے دیا) ہے، لیکن اس سے وہ شرعی رخصت اور وہ آسانی جو شریعت کا مقصود ہے، فوت ہو جاتی ہے، یعنی جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں کیا ہے کہ ہوسکتا ہے، اللہ اس کے بعد (موافقت اور مصالحت کی) کوئی راہ پیدا کر دے۔'' (بدایۃ المجتہد ج ۲، ص ۶۲)

ایک سوال نامہ اور اس کے مختصر جوابات

1۔ پاکستان میں مسلکی اور فرقہ وارانہ بنیادوں پر ابھرنے والی سیاسی قوتوں خاص طور پر بریلوی مسلک سے وابستہ ''تحریک لبیک یارسول اللہ'' کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟